Journal of Religion & Society (JR&S)
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Hasan li-Ghayrihi in Jami al-Tirmidhi: Its Criteria and Identification of Relevant Hadiths

جامع ترمذی میں حدیث حسن لغیرہ: شرائط اور متعلقہ روایات کی تعیین

Muhammad Hafeez Younis
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, The Imperial College of Business Studies, Lahore
hafeezmadani226@gmail.com
Dr. Azhar Farid
Assistant Professor, The Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract
This article investigates the methodological framework of Hadith Hasan li-Ghayrihi within Jami al-Tirmidhi, focusing specifically on its governing criteria and the identification of chapters (abwab) housing these narrations. As a pioneer in formalizing classical Hadith classification, Imam al-Tirmidhi introduced foundational parameters for evaluating narrations that achieve acceptability through external corroboration rather than intrinsic chain strength. This study isolates the discussion strictly to Hasan li-Ghayrihi, excluding complex compound terms such as Hasan Sahih or Hasan Gharib, to provide an unobstructed analysis of how weak chains are elevated through supporting evidence.Employing an analytical, descriptive, and inductive methodology, this research conducts a chapter-by-chapter examination of Jami al-Tirmidhi to pinpoint and categorize specific narrations meeting Hasan li-Ghayrihi standards. It evaluates al-Tirmidhi's explicit criteria (shurut), including the absence of severely compromised narrators, freedom from subtle irregularity (shudhudh), and the necessity of corroborative transmission routes (shawahid and mutaba'at). The paper charts the structural distribution of these reinforced traditions across various jurisprudence (Fiqh) sections, offering an empirical taxonomy of their thematic placement. Furthermore, it differentiates between traditions explicitly designated as Hasan by al-Tirmidhi and those established as Hasan li-Ghayrihi through contextual chain analysis. The findings demonstrate that al-Tirmidhi's systematic chapter-wise placement of Hasan li-Ghayrihi provides modern Hadith scholars with an indispensable guide for identifying corroborated traditions and determining their legal weight in Islamic deduction.
***Keywords**: Hasan li-Ghayrihi, Jami al-Tirmidhi, Imam al-Tirmidhi, Chapter Identification, Abwab, Hadith Criteria, Isnad, Ulum al-Hadith.*

تعارفِ موضوع

زیر نظر مضمون امام ترمذی (م279ھ) کے نزدیک حدیث حسن لغیرہ کی تعریف، شرائط اور جامع ترمذی میں ان مرویات کی تعداد کی تعیین کے متعلق ہے۔ امام ترمذی کا شمار آئمہ کتب صحاح ستہ میں ہوتا ہے آپ کی جامع ترمذی کو ان کتب میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ جامع ترمذی کی ایک نمایاں خصوصیت جو دیگر کتب صحاح ستہ میں نہیں ہے وہ یہ ہے کہ آپ احادیث کی تحکیم بیان کرتے ہیں۔ تحکیم کے لیے آپ مختلف اصطلاحات استعمال کرتے ہیں ان میں سے ایک اصطلاح "حسن" کی بھی ہے کبھی حسن کو مرکب ذکر کرتے ہیں جیسے حسن صحیح، حسن صحیح غریب، حسن غریب صحیح، غریب حسن صحیح وغیرہ اور کبھی مفرد ذکر کرتے ہیں یعنی "حسن" کے

ساتھ کوئی صفت ذکر نہیں کرتے اسے مطلق رکھتے ہیں۔ محدثین نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ امام ترمذی جب بغیر کسی قید وصفت کے مطلقاً "ھٰذا حدیث حسن" کہتے ہیں تو اس سے ان کی مراد حدیث حسن لغیرہ ہوتی ہے، حسن لذاتہ مراد نہیں ہوتی۔ حسن لغیرہ بنیادی طور پر ایک ضعیف حدیث ہوتی ہے جس میں ضعفِ غیر شدید پایا جاتا ہے مگر تعدد طرق کی وجہ سے ضعف ختم ہو جاتا ہے اور حدیث حسن لغیرہ کے درجے کی طرف ترقی پا جاتی ہے اور احکام میں حجت ہوتی ہے۔

آپ نے اپنی جامع میں "ھٰذا حدیث حسن" کی جو اصطلاح استعمال کی ہے اس سے ان کی مراد "حدیثِ حسن لغیرہ" ہی ہے آپ ہی وہ ہستی ہیں جنہوں نے حدیث کی اس قسم یعنی "حدیثِ حسن" سے پردہ اٹھایا اور اس خاص اصطلاح سے ان کی مراد کیا ہے اس کو خود ہی واضح کیا۔ چنانچہ امام ترمذی "العلل الصغیر" میں حدیث حسن لغیرہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

((وما ذكرنا في هذا الكتاب حديث حسن فإنما أردنا به حسن إسناده عندنا كل حديث يروى لا يكون في إسناده من يتهم بالكذب ولا يكون الحديث شاذا ويروى من غير وجه نحو ذاك فهو عندنا حديث حسن[1]))

"ہم نے اپنی اس کتاب "یعنی سنن ترمذی" میں "حدیث حسن" کی جو اصطلاح استعمال کی ہے اس سے ہماری مراد وہ ہے جو سند کے اعتبار سے حسن ہو۔ ہمارے نزدیک "حدیث حسن" وہ حدیث کہلاتی ہے جس کی سند میں کوئی راوی متہم بالکذب نہ ہو، نہ ہی وہ حدیث شاذ ہو اور وہ حدیث تعدد طرق سے مروی بھی ہو"۔

امام ترمذی کی مراد پر محدثین کے تائیدی اقوال

امام ترمذی علیہ الرحمہ جب مجرد "حسن" کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد حسن لغیرہ ہوتی ہے۔ یہاں اس بات پر چند منتخب علماء و محدثین کے اقوال اصل عبارات کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں جن سے اس مؤقف کی تائید ہو گی۔

امام ترمذی جب مجرد "حسن" کی اصطلاح استعمال کریں تو اس سے ان کی مراد "حسن لغیرہ" ہوتی ہے، اس بارے میں قاضی زین الدین انصاری (م926ھ) لکھتے ہیں:

((حسن فقط، وهو الحسن لغيره[2]))

"یعنی امام ترمذی جب بغیر کسی صفت کو ذکر کیے صرف حسن کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو اس سے مراد حسن لغیرہ ہوتی ہے"۔ قاضی صاحب کی مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہوا کہ امام ترمذی کی اصطلاح "حسن" سے مراد حسن لغیرہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی (م852ھ) لکھتے ہیں:

((أن الترمذي لم يعرف الحسن مطلقا، وإنما عرف نوعا خاصا منه وقع في كتابه، وهو ما يقول فيه: "حسن"، من غير صفة أخرى[3]))

"امام ترمذی نے مطلقا حدیث حسن کی تعریف بیان نہیں کی بلکہ اپنی کتاب میں حدیث کی ایک خاص نوع بیان کی ہے جسے دوسری صفت کے ملائے بغیر حسن کہتے ہیں"۔ اسی خاص نوع کا نام ہی حسن لغیرہ ہے۔

حافظ ابن صلاح(م643ھ) نے حسن کی دو اقسام بیان کی ہیں، پہلی قسم کی جو تعریف بیان کی ہے اس کا مفہوم وہی ہے، جو "حدیث حسن لغیرہ" کا ہوتا ہے۔ اس پہلی قسم کے بارے میں آپ لکھتے ہیں:

((وكلام الترمذي على هذا القسم يتنزل[4]))

"یعنی امام ترمذی نے "حدیث حسن" کی جو تعریف بیان کی ہے وہ میری اس قسم اول کے قبیل سے ہے"۔

حدیثِ حسن کی جو تعریف امام ترمذی نے بیان کی ہے، اس تعریف کو نقل کرنے کے بعد امام سخاوی(م904ھ) نے اس کی وضاحت میں جتنا مضمون بیان کیا ہے وہ وہی ہے جو حدیث حسن لغیرہ کا ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

((وقال) الحافظ أبو عيسى... لعدم منافاتهما اشتراط نفي الاتهام بالكذب[5]))

علامہ شرف الدین طیبی(م743ھ) "الفصل الثانی فی الحسن" کا عنوان قائم کرنے کے بعد امام ترمذی کی بیان کردہ "حدیث حسن" کی مراد واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

((ذكر عن الترمذي أنه يريد بالحسن، أن لا يكون في إسناده متهم ولا يكون شاذا ويروى من غير وجه نحوه[6]))

"امام ترمذی کے حوالے سے ذکر کیا گیا کہ ان کی حسن سے مراد وہ حدیث ہے جس میں کوئی راوی متہم بالکذب نہ ہو، نہ ہی وہ حدیث شاذ ہو، اور وہ حدیث متعدد طرق سے مروی بھی ہو"۔

ڈاکٹر نور الدین عتر "الحسن لغیرہ" کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں:

((وهو الذي ترقى إلى درجة الحسن بالتقوية أيضا، وهذا النوع هو المقصود في الأصل عند الإمام الترمذي من قوله "حديث حسن"[7])).

"وہ حدیث جو تعدد طرق سے تقویت حاصل کرتی ہے حسن لغیرہ کہلاتی ہے، امام ترمذی کی اصطلاح "حدیث حسن" سے یہی نوع مقصود ہے"۔

مذکورہ بالا عبارات میں موجود کلام کا مضمون وہی ہے جو "حدیث حسن لغیرہ" کا ہوتا ہے۔ نیز علامہ ابو الحسن تبریزی(م۷۴۶ھ) نے "الکافی"[8] میں، امام نووی(م۶۷۶ھ) نے "مقدمۃ النووی"[9] میں، بدر الدین ابن جماعۃ(م۷۳۳ھ) نے "المنہل الروی"[10] میں، امام سیوطی(م۹۱۱ھ) نے "تدریب الراوی"[11] میں اور ابن رجب حنبلی(م۷۹۵ھ) نے "شرح علل الترمذی"[12] میں امام ترمذی کی بیان کردہ "حدیث حسن" کی تعریف کو نقل کیا ہے اگرچہ اسے حسن لغیرہ کا نام نہیں دیا ہے۔

امام ترمذی کی بیان کردہ شرائط

امام ترمذی نے حدیث حسن لغیرہ کی شرائط خود بیان کی ہیں چنانچہ العلل الصغیر میں لکھتے ہیں:

((قال أبو عيسى وما ذكرنا في هذا الكتاب حديث حسن فإنما أردنا به حسن إسناده عندنا كل حديث يروى لا يكون في إسناده من يتهم بالكذب ولا يكون الحديث شاذا ويروى من غير وجه نحو ذاك فهو عندنا حديث حسن[13]))

عبارت سے ماخوذ شرائط درج ذیل ہیں:

(۱)راوی متہم بالکذب نہ ہو (۲)حدیث شاذ نہ ہو (۳)حدیث دیگر سندوں سے بھی مروی ہو۔

امام ترمذی کی مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک حدیثِ ضعیف کو اس وقت تقویت ملتی ہے جب اس میں کوئی بھی راوی متہم بالکذب نہ ہو، وہ حدیث شاذ نہ ہو، اور وہ متعدد طُرق سے مروی بھی ہو۔

امام ترمذی کی بیان کردہ تین شرائط کو آئمہ نے وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ذیل میں امام ترمذی کی بیان کردہ شرائط کی وضاحت میں حافظ عراقی، امام سخاوی، حافظ ابن حجر عسقلانی اور علامہ طیبی وغیرہ کی نصوص پیش کی جاتی ہیں جن کی مدد سے امام ترمذی کی شرائط کا سمجھنا آسان ہو گا۔

(۱)حافظ عراقی "الفیۃ العراقی" میں امام ترمذی کی شرائط کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

((وقال (الترمذي) : ما سلم ... من الشذوذ مع راو ما اتهم... بكذب ولم يكن فردا ورد[14]))

(۲)حافظ عراقی نے امام ترمذی کی "العلل الصغیر" کی عبارت کو "شرح الفیۃ العراقی" میں ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے:

((وقال أبو عيسى الترمذي في "العلل" التي في آخر "الجامع": ((وما ذكرنا في هذا الكتاب: حديث حسن، فإنما أردنا به حسن إسناده عندنا. كل حديث يروى لا يكون في إسناده من يتهم بالكذب، ولا يكون الحديث شاذا، ويروى من غير وجه نحو ذلك فهو عندنا حديث حسن[15]))

(۳)امام سخاوی فتح المغیث میں امام ترمذی کی بیان کردہ پہلی شرط کی وضاحت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

((مع راو ما اتهم بكذب) فيشمل ما كان بعض رواته سيئ الحفظ ... لعدم اشتراطه الاتصال[16]))

مذکورہ بالا عبارت میں امام سخاوی نے امام ترمذی کی بیان کردہ شرائط میں سے ایک شرط (راوی متہم بالکذب نہ ہو) کی شرح بیان کرتے ہوئے اس بات کو بیان کیا ہے کہ مندرجہ ذیل راوی متہم بالکذب کے تحت داخل نہیں ہیں:

(۱)سوء الحفظ (۲)موصوف بالغلط (۳)موصوف بالخطاء

(۴)مستور (۵)مدلس بالعنعنہ (۶)مختلط

نوٹ: امام سخاوی کی مذکورہ بالا شرح سے معلوم ہوا کہ یہ چھے طرح کے راوی اگر کسی سند میں ہوں تو تعدد طرق سے حدیث کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے۔

(۴) حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

((سوء الحفظ والموصوف بالغلط والخطأ وحديث المختلط بعد اختلاطه والمدلس إذا عنعن وما في إسناده انقطاع خفيف، فكل ذلك عنده من قبيل الحسن بالشروط الثلاثة وهي:(۱) أن لا يكون فيهم من يتهم بالكذب.(۲) ولا يكون الإسناد شاذا.(۳) وأن يروى مثل ذلك الحدي أو نحوه من وجه آخر فصاعدا وليس كلها في المرتبة على حد السواء بل بعضها أقوى من بعض. ومما يقوي هذا ويعضده أنه لم يتعرض لمشروطية اتصال الإسناد أصلا، بل أطلق ذلك فلهذا وصف كثيرا من الأحاديث المنقطعة بكونها حسانا[17])).

مذکورہ بالا عبارت میں حافظ ابن حجر عسقلانی بیان کرتے ہیں کہ اگر امام ترمذی کی بیان کردہ تینوں شرائط پائی جائیں تو درج ذیل راویوں کی حدیثیں امام ترمذی کے نزدیک حسن لغیرہ بن جاتی ہیں:

(۱) سوء الحفظ (۲) موصوف بالغلط والخطاء (۳) مختلط کی حدیث

(۴) مدلس جب عنعنہ کے ساتھ بیان کرے (۵) وہ حدیث جس کی سند میں انقطاعِ خفیف ہو۔

(۵) علامہ طیبی (م ۷۴۳ھ) نے "الخلاصہ" میں امام ترمذی کی تعریفِ حسن کی شرائط میں سے ایک شرط (راوی متہم بالکذب نہ ہو) کی وضاحت ہے[18]۔

(۶) ڈاکٹر نور الدین عتر نے امام ترمذی کی بیان کردہ تین شرائط کی وضاحت کی اس کے تحت ضعف شدید و غیر شدید کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) سوء الحفظ (ضعف یسیر) (۲) مستور (ضعف یسیر) (۳) مدلس، جو عنعنہ کے ساتھ روایت کرے (ضعف یسیر)

(۴) انقطاعِ حدیث (ضعف یسیر) (۵) شاذ (ضعف شدید) (۶) ایسا مغفل جو کثیر الخطاء ہو متہم بالکذب کے حکم میں ہے (ضعف شدید)[19]۔

ڈاکٹر نور الدین عتر نے ایک اور مقام پر درج ذیل ضعف، ضعف شدید کے تحت داخل کیے ہیں:

(۱) فحش الغلط (۲) غفلت (۳) راوی کا متہم بالفسق ہونا

(۴) الکذب المختلق[20]۔

جامع ترمذی میں مرویات حسن لغیرہ کی تعداد

امام ترمذی "کتاب العلل"[21] میں جامع ترمذی کے اسلوب کے حوالے سے ایک بات لکھتے ہیں: اس کتاب میں تمام احادیث معمول بہا ہیں، کسی نہ کسی امام کا مذہب ہیں البتہ دو احادیث ایسی ہیں جو کسی امام کا مذہب نہیں لہٰذا اس بات کا معلوم ہونا بھی ضروری ہے

کہ امام ترمذی کے اپنے اصول کی روشنی میں جامع ترمذی میں حدیث حسن لغیرہ کی تعداد کتنی ہے اور کس کس مقام پر ہے یقیناً وہ احادیث بھی کسی نہ کسی امام کا مذہب ہو گی اور احکام میں حجت قرار پائے گی۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

وہ احادیث جن کی امام ترمذی نے تحسین کی ہے فقط "حسن" کا لفظ استعمال کر کے یا اس کے ساتھ کسی صفت کا اضافہ کر کے، اختلاف نسخ کے ساتھ ان کی تعداد چار سو ایک (396) ہے۔

وہ احادیث جو حسن اور حسن صحیح کے درمیان اختلافی ہیں ان کی تعداد نوے (90) ہے۔

وہ احادیث جو حسن اور صحیح کے درمیان اختلافی ہیں ان کی تعداد ایک (1) ہے۔

وہ احادیث جو حسن اور حسن غریب کے درمیان اختلافی ہیں ان کی تعداد اکیس (21) ہے۔

وہ احادیث جو حسن اور حسن صحیح غریب کے درمیان اختلافی ہیں ان کی تعداد آٹھ (8) ہے۔

وہ احادیث جو حسن اور منکر کے درمیان اختلافی ہیں ان کی تعداد ایک (1) ہے۔

وہ احادیث جس کی تحسین امام ترمذی نے بغیر کسی صفت ذکر کیے کی ہے جیسے "ھذا حدیث حسن" ان کی تعداد اتفاقِ نسخ کے ساتھ دو سو پچھتر (275) ہے۔ یہی احادیث اس مضمون میں مقصود ہیں کیونکہ امام ترمذی بغیر جب بغیر کسی قید کے حسن کہتے ہیں تو اس سے ان کی مراد حدیث حسن لغیرہ ہی ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا تفصیل جامع ترمذی کے درج ذیل مطبوعہ نسخوں کو پیش نظر رکھ کر بیان کی گئی ہے۔

شیخ احمد علی سہارنپوری کی تصحیح کے ساتھ نسخہ ہندیہ۔ مطبوعہ نسخہ شیخ عبد الرحمان مبارکپوری کی تصحیح اور شرح کے ساتھ۔ شیخ احمد محمد شاکر ڈاکٹر فواد عبد الباقی اور ابراہیم عطوۃ عوض کی تحقیق کے ساتھ مطبوعہ نسخہ۔ مطبوعہ نسخہ ابن عربی کی شرح عارضۃ الاحوذی کے ساتھ۔ تقابل کے لیے امام مزی کی "تحفۃ الاشراف" کا انتخاب کیا جس میں انہوں نے امام ترمذی کی تحکیم کو ذکر کیا ہے۔

اطراف حدیث

یہاں ان دو سو اسی (275) احادیث کو ان کی رقم الحدیث کے ساتھ "اطراف حدیث" کی صورت میں بیان کیا جاتا ہے۔

1 .33 – أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ

2 .64 – أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ المَرْأَةِ

3 .66– إِنَّ المَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

4 .155 – ما رأيت أحدا كان أشد تعجيلا للظهر من رسول الله صلى الله عليه وسلم،

5 .169 – كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسمر مع أبي بكر

6 .176 – يكونون بعدي يميتون الصلاة

7 .181 – صلاة الوسطى صلاة العصر

8 .184 – إنما صلى النبي صلى الله عليه وسلم الركعتين بعد العصر

9 .220 – أيكم يتجر على هذا؟

10 .230 – أن رجلا صلى خلف الصف وحده

11 .244 – إذا أنت صليت فقل: {الحمد لله رب العالمين}

12 .248 – قرأ: {غير المغضوب عليهم ولا الضالين} فقال: «آمين

13 .251 – سكتتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم،

14 .252 – كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤمنا، فيأخذ شماله بيمينه
15 .257 – ألا أصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم؟
16. 301 – كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤمنا، فينصرف على جانبيه جميعا
17 .302 – فارجع فصل فإنك لم تصل
18 .309 – كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في العشاء الآخرة
19 .311 – إني أراكم تقرءون وراء إمامكم
20 .320 – لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم زائرات القبور
21 .322 – نهى عن تناشد الأشعار في المسجد
22 .332 – أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى على حصير
23 .366 – كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ
24 .377 – لا تقبل صلاة الحائض إلا بخمار
25 .379 – إذا قام أحدكم إلى الصلاة فلا يمسح الحصى
26 .384 – ذلك كفل الشيطان
27 .396 – إذا صلى أحدكم فلم يدر كيف صلى فليسجد سجدتين وهو جالس
28 .404 – والذي نفسي بيده، لقد ابتدرها بضعة وثلاثون ملكا
29 .406 – ما من رجل يذنب ذنبا، ثم يقوم فيتطهر، ثم يصلي
30 .417 – فكان يقرأ في الركعتين قبل الفجر، بقل يا أيها الكافرون،وقل هو الله أحد
31 .421 – إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة
32 .424 – كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي قبل الظهر أربعا وبعدها ركعتين
33 .429 – كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي قبل العصر أربع ركعات
34 .450 – أفضل صلاتكم في بيوتكم إلا المكتوبة
35 .453 – إن الله وتر يحب الوتر
36 .457 – كان النبي صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث عشرة
37 .464 – عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الوِتْرِ
38 .496 – من اغتسل يوم الجمعة وغسل
39 .497 – من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت، ومن اغتسل فالغسل أفضل
40 .500 – من ترك الجمعة ثلاث مرات تهاونا بها طبع الله على قلبه
41 .514 – أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الحبوة يوم الجمعة والإمام يخطب
42 .528 – حق على المسلمين أن يغتسلوا يوم الجمعة
43 .530 – مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى العِيدِ مَاشِيًا
44 .536 – أن النبي صلى الله عليه وسلم كبر في العيدين في الأولى سبعا قبل القراءة
45 .552 – فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ
46 .598 – إذا كانت الشمس من هاهنا كهيئتها من هاهنا عند العصر صلى ركعتين
47 .605 – فأمره النبي صلى الله عليه وسلم أن يغتسل بماء وسدر
48 .621 – أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب كتاب الصدقة
49 .623 – فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً
50 .650 – من سأل الناس وله ما يغنيه جاء يوم القيامة ومسألته في وجهه خموش
51 .652 – لا تحل الصدقة لغني، ولا لذي مرة سوي
52 .658 – إذا أفطر أحدكم فليفطر على تمر
53 .669 – إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ، أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ
54 .670 – لا تنفق امرأة شيئا من بيت زوجها إلا بإذن زوجها

55 .692 – شهرا عيد لا ينقصان: رمضان، وذو الحجة

56 .706 – لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ

57 .715 – إن الله تعالى وضع عن المسافر الصوم

58 .725 – رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ما لا أحصي يتسوك وهو صائم

59 .734 – أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا

60 .736 – مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

61 .740 – أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ المُحَرَّمُ

62 .744 – لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

63 .746 – كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ

64 .749 – صيام يوم عرفة، إني أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله

65 .751 – حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ

66 .761 – إذا صمت من الشهر ثلاثة أيام فصم ثلاث عشرة

67.767 – كيف بمن صام الدهر؟ قال: «لا صام ولا أفطر، أو لم يصم ولم يفطر

68.787 – فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ، وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ

69 .799 – أنس بن مالك في رمضان وهو يريد سفرا

70 .813 – يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا يُوجِبُ الحَجَّ؟ قَالَ: «الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

71 .822 – تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم »، وأبو بكر، وعمر، وعثمان

72 .832 – أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ المَشْرِقِ العَقِيقَ

73 .838 – يَقْتُلُ المُحْرِمُ السَّبُعَ

74 .841 – تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ

75 .854 – أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا

76 .871 – لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة

77 .898 – كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

78 .899 – أن النبي صلى الله عليه وسلم رمى الجمرة يوم النحر راكبا

79 .932 – دخلت العمرة في الحج إلى يوم القيامة

80 .947 – أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قرن الحج والعمرة

81 .959 – إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا

82 .961 – وَاللَّهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ القِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا

83 .966 – مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ المُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ

84 .982 – المُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الجَبِينِ

85 .993 – من غسله الغسل، ومن حمله الوضوء يعني: الميت

86 .1001 – أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ

87 .1005 – نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ

88 .1028 – من صلى عليه ثلاثة صفوف فقد أوجب

89 .1033 –صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ فِي المَسْجِدِ

90 .1034 – رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الجَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنْهَا

91 .1049 – أن لا تدع قبرا مشرفا إلا سويته

92 .1057 – أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل قبرا ليلا ، فأسرج له سراج

93 .1078 – نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه

94 .1087 – انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا

95 .1088 – فصل ما بين الحرام والحلال، الدف والصوت

96 .1102 – أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ

97 .1105 – علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد في الصلاة،

98 .1109 – اليتيمة تستأمر في نفسها

99 .1110 – أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلأَوَّلِ مِنْهُمَا

100 .1111 – أيما عبد تزوج بغير إذن سيده فهو عاهر

101 .1131 – مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلَا يَسْقِ مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ

102 .1132 – أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ

103 .1164– إذا فسا أحدكم فليتوضأ، ولا تأتوا النساء في أعجازهن

104 .1187 – أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الجَنَّةِ

105 .1200 – أَعْطِهِ ذَلِكَ العَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا

106 .1209 – التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ

107 .1212 – اللهم بارك لأمتي في بكورها

108 .1218 – أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا

109 .1232 –لا تبع ما ليس عندك

110 .1247 – البَيِّعَانِ بِالخِيَارِ مَا لَمْ

111 .1259 – يؤدي المكاتب بحصة ما أدى دية حر

112 .1289 – مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ

113 .1331 – إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ، فَلَا تَقْضِ لِلأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الآخَرِ

114 .1351 – العُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا، وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا

115 .1413 – لا يقتل مسلم بكافر

116 .1417 – أن النبي صلى الله عليه وسلم حبس رجلا في تهمة ثم خلى

117 .1419 – من قتل دون ماله فهو

118 .1427 – بلغني أنك وقعت على جارية آل فلان

119 .1428 – فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ

120 .1442 – أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرب الحد بنعلين

121 .1479 – حَرَّمَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

122 .1487 – لَوْلَا أَنَّ الكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا

123 .1506 – ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالمُسْلِمُونَ

124 .1531 – من حلف على يمين، فقال: إن شاء الله فقد استثنى، فلا حنث عليه

125 .1535 – مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ

126 .1544 – إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا، فَلْتَرْكَبْ

127 .1548 – إنما أنا رجل منكم فارسي، ترون العرب يطيعونني

128 .1561 – أن النبي صلى الله عليه وسلم كان ينفل في البدأة الربع

129 .1565 – لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيهِ

130 .1585 – أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الجِزْيَةَ مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ

131 .1589 – إِنْ أَبَوْا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرْهًا فَخُذُوا

132 .1625 – من أنفق نفقة في سبيل الله كتبت له بسبع مائة ضعف

133 .1629 – من جهز غازيا في سبيل الله، أو خلفه في أهله فقد غزا

134 .1642 –عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ

135 .1648 – فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا

136 .1655 – ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ

137. 1665 – رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ

138. 1714 – ما تقولون في هؤلاء الأسارى

139. 1729 – أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ المَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ

140. 1816 – إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ العَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ

141. 1826 – فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ

142. 1862 – مَنْ شَرِبَ الخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا

143. 1866 – كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

144. 1897 – قلت: يا رسول الله، من أبر؟ قال: أمك

145. 1913 – مَنْ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ البَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ

146. 1923 – لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ

147. 1930 – مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا

148. 1931 – مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ القِيَامَةِ

149. 1937 – إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ المُصَلُّونَ

150. 1959 – إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الحَدِيثَ ثُمَّ التَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ

151. 1993 – من ترك الكذب وهو باطل بني له في ربض الجنة

152. 2068 – الكمأة من المن وماؤها شفاء للعين

153. 2098 – أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا

154. 2105 – انظروا هل له من وارث

155. 2106 – أَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا

156. 2158 – لا يحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى

157. 2169 –وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ المُنْكَرِ

158. 2170 – وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ

159. 2194 – إنها ستكون فتنة القاعد فيها خير من القائم

160. 2207 – لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الأَرْضِ: اللَّهُ اللَّهُ

161. 2226 – الخلافة في أمتي ثلاثون سنة

162. 2232 – إِنَّ فِي أُمَّتِي المَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا

163. 2247 – فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ فَوْقَ البَحْرِ

164. 2250 – مَا عَلَى الأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ يَعْنِي الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

165. 2273 – مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أُنْزِلَتْ، هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

166. 2295. – خير الشهداء من أدى شهادته قبل أن يسألها

167. 2315 – وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ القَوْمَ فَيَكْذِبُ

168. 2321 – فالدنيا أهون على الله من هذه على أهلها

169. 2328 – لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا

170. 2347(1) –إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ

171. 2347(2) عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا

172. 2355 – يدخل فقراء المسلمين الجنة قبل أغنيائهم بأربعين خريفا

173. 2406 – امْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ

174. 2431 – قُولُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

175. 2440 – إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ

176. 2459 – الكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ المَوْتِ

177. 2464 – ابْتُلِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا

178 .2495 – يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ

179 .2496 – كَانَ الكِفْلُ مِنْ بني إسرائيل لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ

180 .2546 – أَهْلُ الجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ

181 .2579 – ضِرْسُ الكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ

182 .2642 – إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ

183 .2646 – مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الجَنَّةِ

184 .2649 –من سئل عن علم علمه ثم كتمه ألجم يوم القيامة بلجام من نار

185 .2656 – نضر الله امرأ سمع منا حديثا فحفظه حتى يبلغه غيره

186 .2677 – إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي

187 .2680 – « يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الإِبِلِ يَطْلُبُونَ العِلْمَ

188 .2692 – وَعَلَيْكَ، ارْجِعْ فَصَلِّ

189 .2694 – الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ؟ فَقَالَ: «أَوْلَاهُمَا بِاللَّهِ»

190 .2697 – أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي المَسْجِدِ

191 .2706 – إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ

192 .2728 – أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ

193 .2736 – لِلْمُسْلِمِ عَلَى المُسْلِمِ سِتٌّ بِالمَعْرُوفِ

194 .2755 – مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

195 .2757 – عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ

196 .2769 – احفظ عورتك إلا من زوجتك

197.2787 – طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ

198 .2795 – إِنَّ الفَخِذَ عَوْرَةٌ

199 .2803 – مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا

200 .2816 – أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا

201 .2819 – إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ

202 .2820 – أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ

203 .2821 – أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

204 .2826 – رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ

205 .2876 – تَعَلَّمُوا القُرْآنَ فَاقْرَءُوهُ وَأَقْرِئُوهُ

206 .2891 – إِنَّ سُورَةً مِنَ القُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ

207 .2895 – قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ: «هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ»؟

208 .2896 – أيعجز أحدكم أن يقرأ في ليلة ثلث القرآن

209 .2917 – مَنْ قَرَأَ القُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ

210 .2941 – فِي السَّفَرِ، فَقَرَأَ: {يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ}

211 .2951 – فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

212 .2953 – قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ

213. 2976 – أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الأَلَدُّ الخَصِمُ

214 .2992 – قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا»، فَأَلْقَى اللَّهُ الإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ

215 .3000 – كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ، خَيْرُ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ

216 .3001 – أَنْتُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ»

217 .3011 – وَتُقْرِئُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهُ أَنْ قَدْ رَضِينَا وَرُضِيَ عَنَّا

218 .3016 – لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَوْطَاسٍ أَصَبْنَا نِسَاءً لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي المُشْرِكِينَ

219 .3017 – أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ

220 .3030 – مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ

221 .3041 – آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ: {يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الكَلَالَةِ}

222 .3075 – إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ العَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الجَنَّةِ

223 .3084 – لَا يَنْفَلِتَنَّ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ

224 .3094 – أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ

225 .3101 – سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ

226 .3107 – أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا أَغْرَقَ اللَّهُ فِرْعَوْنَ

227 .3109 – كان في عماء ما تحته هواء وما فوقه هواء

228 .3116 – إن الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم يوسف بن يعقوب

229 .3137 – عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ

230 .3142 – يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ القِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ

231 .3143 – إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجَرُّونَ عَلَى وُجُوهِكُمْ

232 .3159 – يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ، فَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ

233 .3171 –لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ

234 .3190 – كَانُوا يَخْذِفُونَ أَهْلَ الأَرْضِ وَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ

235 .3199 – قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُصَلِّي فَحَطَرَ

236 .3215 – نُهِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ

237 .3243 – كَيْفَ أَنْعَمُ وَقَدِ التَقَمَ صَاحِبُ القَرْنِ القَرْنَ وَحَنَى جَبْهَتَهُ

238 .3244 – قَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الصُّورُ؟ قَالَ: قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ

239 .3257 – كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً أَقْبَلَ

240 .3280 – قَدْ رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

241 .3281 – عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، {مَا كَذَبَ الفُؤَادُ مَا رَأَى} قَالَ: رَآهُ بِقَلْبِهِ

242 .3282 – نُورٌ، أَنَّى أَرَاهُ

243 .3299 – أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوهَا إِلَيَّ فَدَفَعُوهَا إِلَيَّ

244 .3356 –وَإِنَّمَا هُمَا الأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالمَاءُ

245 .3374 – إن ربكم ليس بأصم ولا غائب، هو بينكم وبين رءوس رحالكم

246 .3391 – يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُولُ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ

247 .3401 – إذا قام أحدكم عن فراشه ثم رجع إليه فلينفضه

248 .3412 – مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ

249 .3445 – عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ

250 .3448 – ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ

251 .3449 – إذا رأى الريح قال: «اللهم إني أسألك من خيرها

252 .3455 – مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ الطَّعَامَ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ

253 .3476 – أَيُّهَا المُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ

254 .3499 – جَوْفُ اللَّيْلِ الآخِرُ الدُّعَاءُ فِيهِ أَفْضَلُ أَوْ أَرْجَى

255 .3519 – وَالطُّهُورُ نِصْفُ الإِيمَانِ

256 .3522 – يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك

257 .3527 – فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الجَنَّةِ وَالفَوْزَ مِنَ النَّارِ

258 .3565 – اللهم أذهب البأس رب الناس

259 .3594 –الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ

260 .3598 - ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ

261 .3607 إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ

262 .3608 - إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً

263 .3658 - إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ العُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَ

264 .3662 - اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ

265 .3703 - اسْكُنْ ثَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ

266 .3757 - اثبت حراء، فإنه ليس عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد

3775.267 - حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ

268 .3795 - نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ

269 .3799 - إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي

270 .3801 - ما أظلت الخضراء ولا أقلت الغبراء أصدق من أبي ذر

271 .3812 - إِنْ أَسْتَحْلِفْ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ عُذِّبْتُمْ

272 .3836 - أَنْتَ كُنْتَ أَلْزَمَنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْفَظَنَا لِحَدِيثِهِ

273 .3899 -لولا الهجرة لكنت امرأ من الأنصار

274 .3904 - أَلَا إِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي

275 .3931 - سَامٌ أَبُو العَرَبِ ، وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ، وَحَامٌ أَبُو الحَبَشِ

خلاصہ تحقیق

زیر نظر مضمون میں امام ترمذی(م279ھ) کی خاص اصطلاح "حدیث حسن" پر تحقیق پیش کی گئی ہے کہ آپ جب بغیر کسی صفت اور قید کو ذکر کیے حدیث حسن کہتے ہیں تو اس سے ان کی مراد حدیث حسن لغیرہ ہوتی ہے جو کہ احکام میں حجت ہوتی ہے۔" حدیث حسن" سے امام ترمذی کی مراد حسن لغیرہ ہے اس بات کی تائید میں محدثین کے اقوال پیش کیے گئے ہیں۔امام ترمذی نے اپنی کتاب "العلل الصغیر" میں حدیث حسن لغیرہ کی تین شرائط بیان کی ہیں(۱)راوی متہم بالکذب نہ ہو(۲)حدیث شاذ نہ ہو(۳)حدیث دیگر سندوں سے بھی مروی ہو۔جامع ترمذی میں احادیث حسن لغیرہ کی تعداد کی تعیین کے لیے پانچ مطبوعہ نسخوں کا انتخاب کیا گیا بعض نسخوں میں امام ترمذی کے حوالے سے کسی حدیث کی تحکیم اختلافی تھی انہیں اس تعداد میں شامل نہیں کیا مگر اتفاقِ نسخ کے مطابق ان کی تعداد تقریباً دو سو پچھتر (275) ہے جنہیں "اطراف حدیث" کی صورت میں بیان کیا گیا۔امام ترمذی نے "العلل الصغیر" میں اس بات کی تصریح کی ہے کہ جامع ترمذی کی تمام احادیث کسی نہ کسی امام کے مذہب کی دلیل ہیں سوائے دو احادیث کے لہٰذا اس اعتبار سے بھی ان حسن لغیرہ احادیث کا جاننا بھی ضروری ہے کہ وہ کسی نہ کسی امام کی دلیل بنتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ حدیث حسن لغیرہ احکام میں بھی حجت ہوتی ہے۔

حوالہ جات

[1]۔ الترمذي(م۲۷۹ھ) أبو عيسى,محمد بن عيسى بن سَوْرة ، العلل الصغير, دار إحياء التراث العربي بيروت,ص۷۵۸

[2]۔ زين الدين(م۹۲۶ھ)،القاضى، أبي يحيى، زكريا بن محمد بن زكريا الأنصاري، فتح الباقي بشرح ألفية العراقي، دار الكتب العلمية،ط:۱،۱۴۲۲ھ،ج۱،ص۱۴۵

[3]۔ ابن حجر(م۸۵۲ھ)، العسقلاني ،أبو الفضل، أحمد بن علي ،نزهة النظرفي توضيح نخبة الفكرفي مصطلح أهل الأثر، مطبعة الصباح، دمشق،ط:۳، ۱۴۲۱ھ،ص۶۷

[4]۔ ابن الصلاح (م۶۴۳ھ)، أبوعمرو، تقي الدين، عثمان بن عبد الرحمن، ، معرفة أنواع علوم الحديث، ويُعرف بمقدمة ابن الصلاح، دار الفكر- سوريا، دار الفكر المعاصر-بيروت، ۱۴۰۶ھ،ص۳۱

[5]۔ السخاوي (م۹۰۲ھ)، شمس الدين، أبو الخير، محمد بن عبد الرحمن، فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقي،مكتبة السنة -مصر،ط:۱،۱۴۲۴ھ،ص۸۸

[6]۔ الطيبي (م۷۴۳ھ)، شرف الدين، الحسين بن محمد بن عبد الله، الخلاصة في معرفة الحديث، المكتبة الإسلامية للنشر والتوزيع،ط:۱،۱۴۳۰ھ،ص۳۹

[7]۔ نور الدين عتر ، الدكتور ، منهج النقد في علوم الحديث، دار الفكر، دمشق - سورية،ط:۳،۱۴۰۱ھ،ص۲۶۸

[8]۔ تبريزى(م۷۴۶ھ)،ابو الحسن،الكافى فى علوم الحديث،الدار الثرية،عمان-الاردن،ص۱۶۸

[9]۔ امام نووى(م۶۷۶ھ)،مقدمة النووى فى علوم الحديث،المكتبة الاسلامى- بيروت،ص۲۵

[10]۔ ابن جماعة(م۷۳۳ھ)، بدر الدين، أبو عبد الله، محمد بن إبراهيم بن سعد الله ، المنهل الروي في مختصر علوم الحديث النبوي، دار الفكر - دمشق،ط:۲، ۱۴۰۶ھ،ص۳۵

[11]۔ السيوطي (م۹۱۱ھ)، جلال الدين، عبد الرحمن بن أبي بكر، تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي، دار طيبة،ص۱۶۸

[12]۔ ابن رجب(م۷۹۵ھ)، زين الدين، عبد الرحمن بن أحمد بن رجب الحنبلي، شرح علل الترمذي، مكتبة المنار - الزرقاء الأردن،ط:۱،۱۴۰۷ھ،ج۲،ص۵۷۳

[13]- الترمذي(م۲۷۹ھ)،أبو عيسى،محمدبن عيسى،العلل الصغير،دار إحياء التراث العربي بيروت،ص۷۵۸

[14]- العراقي(م۸۰۶ھ)، زين الدين،أبو الفضل، عبد الرحيم بن الحسين، ألفية العراقي المسماة ب: التبصرة والتذكرة في علوم الحديث، مكتبة دار المنهاج للنشر والتوزيع، الرياض – المملكة العربية السعودية،ط:۲،۱۴۲۸ھ،ص۹۸،۹۷

[15]- العراقي(م۸۰۶ھ)، عبد الرحيم بن الحسين، شرح ألفية العراقي، دار الكتب العلمية، بيروت – لبنان،ط:۱،۱۴۲۳ھ-،ج۱،ص۱۵۲

[16]- السخاوي (م۹۰۲ھ)،شمس الدين، أبو الخير، محمد بن عبد الرحمن ،فتح المغيث بشرح الفية الحديث للعراقي، مكتبة السنة – مصر،ط:۱، ۱۴۲۴ھ،ج۱،ص۸۹،۸۸

[17]- ابن حجر(م۸۵۲ھ)،النكت على كتاب ابن الصلاح، عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية،ط:۱، ۱۴۰۴ھ،ج۱،ص۳۸۸،۳۸۷

[18]- الطيبي (م۷۴۳ھ)، شرف الدين،الحسين بن محمد بن عبد الله، الخلاصة في معرفة الحديث، المكتبة الإسلامية للنشر والتوزيع، ط:۱،۱۴۳۰ھ،ج۱،ص۴۱

[19]- نور الدين،محمد عتر الحلبي،منهج النقد في علوم الحديث،دارالفكر دمشق-سورية،ط:۳،۱۴۱۸ھ،ص۲۶۹،۲۶۸

[20]- نور الدين، محمد عتر الحلبي، منهج النقد في علوم الحديث ،ص۴۵۷

[21]۔ الترمذي(م۲۷۹ھ) أبو عيسى,محمد بن عيسى بن سَوْرة ، العلل الصغير, دار إحياء التراث العربي بيروت,ص۷۳۶